رجسٹرڈ ایل نمبر

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

إنه آوى القرية

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی عرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۵ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر سے ۶ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۲ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۲/۱۲

نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

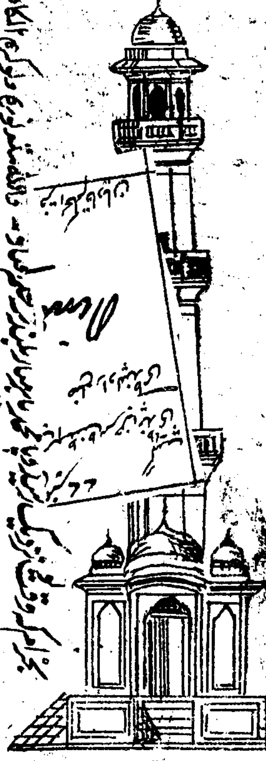

فہرست مضامین

الہامات و رویا ۔ دارالامان کا ہفتہ ۔ ضروری اطلاع ۔ ذوالنون مصری ۔ صفحہ ۱-۲
(۲) الحکم روزانہ کر دیا جائیگا ...
۲۴ ستمبر قبل دوپہر ۔ صفحہ ۵-۵
ملت ۔ صفحہ ۶-۷
... اور انکے جواب ۔ صفحہ ۷-۸
... ۔ صفحہ ۹-۱۰
... ات ۔ صفحہ ۱۱-۱۲

تازہ الہامات و رؤیاء

۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ۔ رسید مژدہ کہ آن یار دل پسند آمد ۔ رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند ۔ (سست؟) رسید مژدہ کہ دیوار زمیان برخاست ۔

۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم واعطیک ما یدوم ۔

رؤیاء ۔ ایک شخص نے مجھے کنوئین کی ایک کوری ٹنڈ مین ٹھنڈا پانی دیا ۔ پھر الہام ہوا ۔ آب زندگی ۔ اس کے بعد الہام ہوا ۔ قل میعاد ربک ۔

پھر الہام ہوا ۔ **خدا کیطرف سے سب پر اداسی چھا گئی** ۔

رؤیاء ۔ خواب مین دیکھا ۔ کہ ایک چغہ ہے وہ اٹھا ہے مگر اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے دہاگا نظر نہین آتا ۔

۱۹۔ اکتوبر ۔ لا تقوموا ولا تقعدوا الا معہ لا تردوا مورد الا معی ۔ انی معک و مع اہلک ۔ فقط ۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء کی صبح کو دارالامان سے دہلی تشریف لے گئے ۔ آپ کے ہمراہ جناب سید محمد احسن صاحب امروہی ۔ و جناب سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی اور خاکسار ایڈیٹر الحکم اور مفتی محمد صادق صاحب و جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ہین ۔

۲۔ حکیم الامت کی صحت الحمد للہ اچھی ہے ۔ اور درس قرآن کریم برابر ہوتا ہے ۔

۳۔ میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ بمع جماعت احمدیہ برائے حصول نیاز تشریف لائے ۔ اور دو روز کے بعد واپس بنگہ چلے گئے ۔

ضروری اطلاع

خاکسار ایڈیٹر الحکم حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ **سفر دہلی** مین ہے اسلئے اگر وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے غیر حاضری کیوجہ سے بعض احباب کے گرامی نامجات کی تعمیل نہ کر سکے تو اسے معذور سمجھا جاوے ۔ وہ ۲۱۔ اکتوبر کی صبح کو دارالامان سے اعلےٰ حضرت کے ایماء سے اپنے ہیڈ کوارٹر کو چھوڑتا ہے ۔ اور اسی وجہ سے اس ہفتہ کا اخبار بھی ۱۰ ہی صفحون پر شائع ہوتا ہے ۔

ایڈیٹر

ذوالنون مصری

مسلمانون مین ذوالنون کی غیر معمولی شہرت ہے ۔ انکا نام ادب سے لیا جاتا ہے ۔ اور اون کی کرامتین نہایت دلچسپی سے بیان کی جاتی ہین ۔ لیکن باین ہمہ شہرت یہ بہت کم لوگون کو معلوم ہوگا کہ ذوالنون کیمیا مین بھی صاحب فن تھے ۔ اور مرکبات کے تجزیہ و تحلیل اور مفردات کی ترکیب تالیف مین اونکو خاص دستگاہ تہی ۔ اس لائف مین ہم اون کے اوسیقدر سوانح سے گفتگو کرین گے جن کا تعلق کیمیاء سے ہے ۔ اور بقیہ واقعات کو حدیث و تصوف کیلئے اٹھا رکھتے ہین ۔

کیمیا کا شوق ہر قوم کو تہا ۔ اہل مصر و بابل سونا چاندی بنانے مین وقت صرف کرنے کیلئے ضرب المثل تھے ۔ یونانیون مین اغاذیمون ۔ انطوس ۔ افلاطون اور دیمقراطیس ایرانیون مین کیماس ۔ اور جاماسپ ۔ اور ہندوستانیون مین حاطف ہندی ۔ کو اسمین بڑا انہماک تہا ۔ لیکن یہ صنعت گر تھے ۔ کیمیا مین بحیثیت فن صرف مسلمانون نے توجہ کی اور اونہین کی غیر معمولی توجہ سے اس صناعت کا مستقل فن قایم ہوا ۔

اس فن کی ابتدا مسلمانون مین بہی اسی سونے چاندی بنانیکے شوق سے ہوئی ۔ اور گو ہم یہ نہین جانتے کہ اس مقصد مین اونہین کہانتک کامیابی ہوئی ۔ لیکن یہ ضرور جانتے ہین کہ انہون نے اس انہماک کی بدولت ایسی ایسی اہم چیزین دریافت کین اور بنائین جن سے علم معرفت الاشیاء ۔ طبقات الارض ۔ انجنیری اور اصول دوا سازی وغیرہ کو بہت بڑی مدد ملی ۔ اہل یورپ اس کیمیا کو اسلامی کیمیا کہتے ہین اور انہین صاف اعتراف ہے کہ جدید کیمسٹری جن اصولون پر قایم کی گئی وہ مسلمانون ہی کے ایجاد ہین ۔

علم کیمیا مین مسلمانون کی کوشش جس مبالغہ کی حد تک پہنچی ہوئی تہی ۔ اوسکا سرسری اندازہ اس سے بہی ہوتا ہے کہ ابوبکر رازی کا قول ہے کہ "جب تک کسی عالم کو کیمیا مین دخل نہو ۔ نہ اوسکو علم و فلسفہ مین مہارت ہو سکتی ہے اور نہ اوسے فلاسفر کہنا صحیح ہے[1]"

موسیو فلاماریہ اسکی توثیق کرتے ہوئے لکھتے ہین کہ فی الواقع یہ قول صحیح ہے کیونکہ کیمیا ہی ایک ایسا علم ہے جس سے فلسفہ کی حقیقت اور سائنس کی فلاسفی معلوم ہوتی ہے[2] ۔ اہل عرب کی عادت تہی کہ اوس میدان مین خوشی سے قدم رکھتے تھے جسکی زمین سنگلاخ ۔ اور راستہ دشوار گذار ہو اسی دقت پسندی نے کیمیا کی منزلین طے کرنے پر ان کو مائل کیا ۔ اور ایسا مائل کیا ۔ کہ سفحتو ان مین بہی کامیابی کا سہرا انکے سر پر لہراتا رہا ۔

ہجرت کی پہلی صدی مین یہ فن اسلام مین داخل ہوا ۔ اور

[1] ابن الندیم جزو دوم مقالہ دہم صفحہ ۳۵۱ [2] علم الکیمیاء صفحہ ۔

کچہہ کم ۵۰۰ برس تک ترقی کرتا رہا۔ اس مدت مین بہت سے اور مجتہد الفن پیدا ہوئے۔ جن مین ۱۵ اشخصون کے نام ابن الندیم نے بہی لکہے ہین۔ اور انہین ارباب اجتہاد مین ذو النون مصری بہی شامل ہین گو کیمیا کا چرچا ساتوین صدی مین بلکہ اوس کے بعد بہی رہا۔ مگر ابو الحسن انصاری لکہتے ہین کہ اس زمانہ کے صنعت گر کیمیا ساز نہ تہے۔ کیمیا فروش تہے۔

ذو النون کے واقعات

ذو النون نام ثوبان تہا اور ابو الفیض کنیت تہی۔ از نوبہ (نوبیا واقع افریقہ) کے ایک گانون مین پیدا ہوئے اور سودانیون کے طرز ماند و بود کے مطابق ابتدائی زندگی بہت معمولی حالت مین بسر کی۔ ان کے والد ابراہیم ایک مصری امیر کے غلام تہے اور اون کی حیثیت ایک ادنے شخص سے زیادہ نہ تہی۔ آقا نے کچہہ دنون بعد اخمیم مین اقامت اختیار کی جہان ملازمت کیضرورت سے ابراہیم اور اون کے بال بچون کو بہی قیام کرنا پڑا۔ آقا دل کا امیر تہا اوس نے اہل وعیال کی خاطر سے ابراہیم کی تنخواہ بڑہا دی تہی۔

تعلیم و تربیت

ذو النون کی معیشت پہر بہی معمولی تہی اور تربیت بہی ہوئی تو ایک غلام زادہ کی حیثیت سے ہوئی لیکن المرء ابن استعدادہ لا ابن ابائہ و اجدادہ[1] ذو النون نے اپنی استعداد سے اسی حالت مین ترقی کر لی۔ اور آقا زادے جن کی تعلیم کا خاص اہتمام تہا۔ یونہی رہگئے[2] درس قرآن کے بعد ذو النون نے تعلیم ترک کر دی اور کسی عرب کی ملازمت اختیار کر لی۔ شباب کا زمانہ تہا۔ امنگین زورون پر تہی اور طبیعت مین جوش بہرا ہوا تہا۔ اس پر طرہ صحبت بد۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہوا و ہوس مین پڑ گئے۔ اور شراب کا ایسا چسکا پڑا کہ اکثر اوقات بزم عیش آراستہ رہتی۔ اور تسلسل کے ساتہہ جام کا دور رہتا۔ مورخ ابن یونس کہتے ہین کہ اسی حالت مین اونہون نے ایک روز کسی صاحبدل کو یہ آیت پڑہتے سنا۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ[3] اوس کا اون پر ایسا اثر ہوا کہ تمام مناہی سے توبہ کر لی اور پہر کبہی اطرف متوجہ نہ ہوئے[4] توبہ کے بعد حج کے قصد سے عرب کا سفر کیا۔ اور ینبوع کے راستہ سے پہلے مدینہ منورہ پہونچے۔ وہان امام مالک رح کا دور تہا۔ اور اون کے حلقہ درس مین مختلف مقامات کے طلبہ کا مجمع تہا حدود چین سے لیکر سواحل دریائے لوآر (واقع فرانس) تک کے مسلمان حدیث پڑہنے کے لئے آستانہ امامت پر حاضر رہتے تہے۔ خلیفہ ہارون رشید نے خود آکر حدیث پڑہی تہی۔ اور عام طالب علمون کے ساتہہ بیٹہہ کر موطا کا سبق لیا تہا۔ ذو النون کے دل مین بہی حدیث پڑہنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اور بڑے شوق سے امام مالک بن انس کی شاگردی اختیار کی اور اس فن مین کچہہ ایسی مہارت بہم پہونچائی۔ کہ خود امام صاحب اون کے مداح تہے۔

دربار خلافت سے تعلقات

دربار بغداد سے بہی ذو النون کو تعلق تہا۔ مگر نہایت سادگی سے۔ وزیر اعظم فتح بن خاقان اور خلیفہ زادہ عبد اللہ بن معتز بڑی عزت کرتے تہے۔ اور جب کبہی مجلس مین آجاتے تو خلیفہ متوکل خود انکی تعظیم کرتے۔ بٹہاتے۔ وعظ سنتے۔ اور روتے۔ ایک مرتبہ لوگون نے اونکی بدگوئی کی۔ خلیفہ نے اونہین مصر سے بلوا بہیجا۔ دربار مین آئے تو کچہہ نہ درگذاشت نہین ہوئی۔ لیکن جب انہون نے سر مجلس ان بعض الظن[1] اثم کی تفسیر ایک دلگیر پیرایہ مین بیان مین بیان کرنا شروع کی تو خلیفہ بے اختیار ہو کر رونے لگا[2]۔

فضل و کمال

یہہ عجیب بات ہے کہ ذو النون کے فضل و کمال کا ہر طبقہ معترف ہے۔ محدثین انکو شیخ الحدیث لکہتے ہین۔ اور موطا کے رواۃ مین اُن کو شمار کرتے ہین۔ شعراء اونکو مخضرمین کا ہمپایہ سمجہتے ہین[3]۔ اہل تصوف طبقہ اول مین اونہین جگہ دیتے ہین[4]۔ اور فلاسفر کیمیار اون کی نسبت لکہتے ہین کہ لہ آثار خصومۃ فی الصنعۃ و عمل الراس[5] و الاکسیر التام۔

مزاج اور صورت و شکل

مزاج بہت سادہ تہا۔ تمکنت نام کو بہی نہ تہی کسی کام مین عذر نہ تہا اور بیکسون کی حاجت روائی اپنا فرض سمجہتے تہے۔ نحیف الجثہ تہے۔ دبلا پتلا بدن تہا۔ رنگ گورا سرخی مائل تہا۔ ڈاڑہی سفید نہ تہی

آثار قدیمہ

ذو النون کو آثار قدیمہ دریافت کرنے اور اُس کے رموز حل کرنے کا بڑا شوق تہا۔ مصر کے قدیم خط ہیرو غلیف سے بہی اونکو واقفیت تہی۔ اور ہیرو غلائی کتابے روز مرہ اکثر پڑہتے تہے۔ اور اوس کے معانی حل کرتے تہے[6]۔

تصوف

صاحب جواہر العلوم لکہتے ہین کہ تصوف مین اسرافیل مغربی سے تعلیم پائی تہی۔ لیکن ابن خلکان شقران زاہد کو انکا شیخ طریقت بتاتے ہین اُس زمانہ تک پیری و مریدی رسم نہین سمجہی جاتی تہی۔ ارادتمند خاص طور پر اخلاقی تعلیم حاصل کیا کرتے تہے۔ اکثر صاحب استعداد مرد اور عورتین ذو النون کی گرویدہ تہین۔ سہل بن عبد اللہ تستری۔ اور آبہ عدویہ کو خاص عقیدت تہی خلیفہ متوکل پر جب کبہی مذہبی تقریر کا اثر ہوتا۔ ذو النون کو یاد کرتے[1]۔

کیمیا کا شوق

ذو النون کو خالد بن یزید کی صحیفہ صغیر و صحیفہ کبیر دیکہہ کر کیمیا کا شوق ہوا۔ اور جابر بن حیان کے مقالات عشر سے (جس مین جابر نے فن کیمیا کے متعلق فیثاغورث، سقراط۔ افلاطون۔ ارسطو۔ ارسنجالس۔ ارکاغانیس۔ اموریس۔ دیمقراطیس وغیرہ کی غلطیون کی تصحیح کرکے آخر مین خود اپنی رائے تفصیل کے ساتہہ بیان کی ہی) اس فن مین بڑی مدد ملی۔ اور انہین کتابون کی اعانت سے حکماء سابقین کی تقلید سے آزاد ہو کر تجربہ پر اس فن کی بنیاد ڈالی۔

اجتہاد اور رائین

ذو النون کی کیمیاء کا مدار خود انکے تجربہ اور اجتہاد پر ہے انکے نزدیک اعمال کیمیا کو افلاک سے بڑا تعلق ہے لیکن انکی رائے مین فلک کے یہ معنی نہین ہین جو آجکل مشہور ہین وہ کواکب اور مدار کو فلک کہتے ہین جو طبائع اور عناصر کے طرح طرح کے تغیرات و انقلابات کی آخری حد ہو۔ افلاک کو عناصر کا آخری تغیر اس لئے کہتے ہین کہ عناصر مین تدریجی ترقی ہوتی ہے ارضیت سے مائیت مین۔ مائیت سے ہوائیت اور پہر ناریت مین لیکن نہایت اتصال سے۔ جسمین ہر ایک جسم بالقوہ مستعد ہو کر صعود خواہ ہبوط کے ذریعہ سے جسم متصل مین مستحیل ہو جائے صعود سے جن اجسام کا استحالہ ہوگا۔ اون مین لطافت زیادہ ہوگی اور افلاک تک پہنچکر یہ استحالہ ختم ہو جائیگا۔ خود افلاک کسی جسم مین مستحیل نہین ہو سکتے۔

آجکل کے مذاق کے مطابق استحالہ کی کیفیت یون سمجہنی چاہئے کہ مثلاً پانی ایک ظرف مین رکہا ہو حرارت کا درجہ اگر تحت الصفر تک آگیا تو وہی جاری پانی ایک جسم جامد (یعنی برف) مین مستحیل ہو جائیگا اور اگر حرارت بڑہتے بڑہتے سو درجہ سے تجاوز کر گئی تو بخارات پیدا ہونگے اور پانی کی گیس (غاز) بن جائیگی اگر اس گیس کی تحلیل ہو تو ایک ایسا جزو محترق مل سکتا ہے جو لیمپ مین پیٹرول (مٹی کے تیل) کی طرح روشن ہو جائیگا بڑے بڑے شہرون مین سڑکون پر اسی ہوائے گیس کی روشنی ہوتی ہے۔ جو دراصل ہیڈروجن یعنی وہ جزو۔ جس سی پانی کی تولید ہوا کرتی ہے۔

بڑی بات یہ معلوم کی کہ ہوا مین کوئی چیز ایسی ہے جس سے شعلے نکلتے ہین سانس پیدا ہوتی ہے اور وہ نہ صرف کرہ ہوا مین ہے بلکہ نیز آب مین بہی اوس کا وجود ممکن ہی یہ رائے نہایت اہمیت رکہتی تہی اور بعد مین اہل یوروپ کو ہے قابر ایر[3] کے دریا مین ذو النون کی ہی رائے سے مدد ملی۔

ذو النون کی رائے مین سونا مرکب ہے[1] اور اوسکے اجزاء ترکیبی مین زیادہ تر زرد و جزو کو دخل ہے[2] ایک تو لطیف پارہ دوسرے صاف رنگ کی گندہک لیکن یہ رائے ذو النون کی نہین جابر بن حیان کی ہے۔ ذو النون نے اس طریقہ مین محض جابر کی پیروی کی ہی بہر حال کسی کی رائے ہی ہو صحیح رائے ہے پہلے اہل یورپ اسکے قائل نہ تہے لیکن اب فرانس کی کیمیکل سوسائٹی نے مان لیا ہے کہ سونا مرکب ہی بسیط نہین ہے۔

انکشافات

کیمیا کے متعلق ذو النون نے بہت سی باتین دریافت کین جن مین بعض باتین موجودہ کیمسٹری کی جان ہین۔ برودت اور حرارت کی مقدار کا مسئلہ پہلے غیر مشخص تہا ذو النون نے دریافت کیا کہ حرارت کی کمی یا زیادتی سے جب کوئی ذریعہ مل سکے گا فوراً اون جسمونکی تعداد بڑہ جائیگی جنمین فعلاً استحالہ ممکن ہے اور یہ طریق پر ہو سکتا ہے کہ فلزات صلبہ سیال بنالی جائین۔ اون دنون یہ ایک معرکۃ الآراء بات تہی لیکن اب ہر شخص سمجہہ سکتا ہے کہ لوہا یا پلاٹینم (امریکن سلور) جیسی سخت دہاتین بہی ڈیڑہ ہزار یا دو ہزار درجہ تک کی حرارت سے پگہل سکتی ہین۔ اور آزوت و آکسیجن کا پگہلانا بہی درجات حرارت تحت الصفر کم کرنے سے ممکن ہی۔ ذو النون کی رائے مین ہوا کو پانی کی صورت مین لا سکتے ہین[3] اور سخت و صلب بہی بنا سکتے ہین مگر اسکا کوئی قاعدہ اونہون نے نہین لکہا۔ یا لکہا ہو تو ہمین معلوم نہین آجکل اسکا قاعدہ یہ کہ ہوا سیال بنانا چاہو۔ تو آزوت کے ۱۱۸ درجہ تحت الصفر سے کم اکسیجن کیلئے ۱۴۶ درجہ سے کم اور ہیڈروجن کیلئے ۲۴۴ درجہ سے حرارت کم کر دینی چاہئے اور ٹہوس ہوا بنانے کے لئے ہر تامیٹر سنٹیگراد سے فوق الصفر ہونا چاہئے۔

ذو النون کو معلوم تہا کہ ہوا مین ایک ایسی کیفیت موجود ہے جس سے نباتات کو نشوونما مین اور حیوانات کو زندگی مین مدد ملتی ہے ہوا مین جبتک یہ کیفیت بقدر معتد بہ رہتی ہی اوسکا وزن گران ہونا چاہئے اور جب کم ہو جاتی ہے تو ہوا کو ہلکا ہو جانا چاہئے[4] ذو النون نے نوین صدی عیسوی کے شروع مین اس مسئلہ کو دریافت کیا تہا اور اسی انکشاف کی بنا پر سترہوین صدی مین جان مئو صاحب نے دریافت کیا کہ ہوا کی یہ دونون کیفیتین اکسیجن اور نائیٹروجن ہین بہاری اوکسیجن اور ہلکا نائیٹروجن۔

تصنیف و تالیف

فن کیمیا مین ذو النون نے بہت سی کتابین لکہی تہین جنمین سے اب اکثر کا نام و نشان مفقود ہے۔ ۳۷۷ھ تک بغداد مین بہت کتابین موجود تہین جنمین دو کتابین رکن اکبر۔ اور کتاب الثقہ کا تذکرہ علامہ ابن الندیم نے بہی کیا ہے۔

وفات

ذو النون نے ذیقعدہ سن ۲۴۵ ہجری مین وفات پائی بغداد مین جب خبر پہونچی تو اہل علم نہایت متاسف

---

[1] انسان اپنی استعداد کا لڑکا ہے۔ اپنے ماں باپ دادا کا لڑکا نہین ہے۔
[2] صاحب علم الکیمیا لکہتے ہین کہ ایک وہ وقت آیا کہ ذو النون کے آقا زادے اون سے تعلیم حاصل کرنے آتے تہے اور انکو شیخ طریقت کہا کرتے تہے میری رائے مین یہ صحیح نہین کیونکہ ذو النون کی مشیخت کے زمانہ مین آقا زادون سے اون کی ملاقات ثابت نہین۔ ۱۲
[3] ایمانداروں کیلئے کیا ابہی وہ وقت نہین آیا کہ ذکر الہی سے اون کے دل مین خشوع پیدا ہو۔ [4] ابن خلکان نے ایک اور روایت توبہ کی لکہی ہے لیکن ابن یونس کی روایت موصول السند ہے۔ لہذا زیادہ قابل تسلیم ہے ۱۲

[1] بعض بدگمانیان گناہ ہین۔ ۱۲ [2] ابن خلکان جلد ا صفحہ ۱۰۱ و محاضرات صفحہ ۲۷ [3] مصر کے نامور فاضل نقیب الاشراف سید توفیق آفندی نے ذو النون کے بہت سے اشعار نقل کئے ہین۔ [4] جواہر العلوم صفحہ ۳۰ [5] کتاب الفہرست مطبوعہ [6] خطط و آثار مقریزی جلد اول ذکر عجائب و برابی۔ صفحہ ۳۹ و ۴۰ +

[1] ابن خلکان جلد اول صفحہ ۱۰۱ [2] اجتہاد کی پوری بحث علم الکیمیا سے ماخوذ ہے۔ ۱۲

[1] علم الکیمیا الحدیث للشیخ عبد القادر العمادی صفحہ ۱۳۱ [2] ذو النون نے سونے کو یہان لکہا ہے آفتاب لکہا ہے اور جابر بہی لکہتے ہین۔ مخرم کے الندرہ صفحہ ۱۲ کے حاشیہ مین چاندی لفظ آفتاب بنایا گیا ہے۔ لیکن یاد رکہنا چاہئے یہ حاشیہ صاحب مطبع کا ہے [3] علم الکیمیا صفحہ ۱۴ [4] ملاحظہ ہو علم الکیمیا الحدیث صفحہ ۱۴ [5] علم الکیمیا صفحہ ۱۴ —

الحکم روزانہ کردیا جائیگا

الحکم کو جاری ہوئے نوان سال گذر رہا ہے اس عرصہ مین اسنے قوم کی جو کچھ بھلی یا بُری خدمت کی ہے وہ حق شناس قوم کے سمجھدار اور دقیقہ رس افراد سے مخفی نہین مین اس خدمت کو اپنی کسی **قابلیت** اور **دانش** کا نتیجہ نہین سمجھتا حاشا! وکلا!!

یہہ محض اللہ تعالے کا فضل اور اس پاک خدمت کا ہی نتیجہ ہے جو مینے اللہ تعالے کی تائید اور توفیق سے اختیار کی۔ کیونکہ حضرت حجتہ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کو **آفاق** اور زمین کے کنارون تک پہونچانے کا خود مولیٰ کریم وعدہ کرچکا تہا پس جو شخص اس سلسلہ اشاعت تبلیغ مین حصہ لیتا ضرور تہا کہ اللہ تعالے خود اس کا تکفل فرماتا اور اسکی تائید کے لئے سعید الفطرت دلون مین القا کرتا +

جسوقت الحکم جاری کیا گیا تہا۔ یعنے ۱۸۹۷ء مین وہ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کے ادعاء مسیحیت کا ابتدائی زمانہ تہا۔ جماعت قلیل اور اس مین اخبار اور اسکی ضرورت سے آشنا بہت ہی کم۔ میرا ذاتی رسوخ اور بہی کم۔ ایسی حالت مین جس قسم کے مشکلات اور ابتلاؤن نے مجھے مختلف اوقات مین دہمکیان دین وہ الحکم کی **تاریخ** مین یادگار رہین گے۔ اور جو لوگ اسکو یوم اجرا سے آجتک پڑہتے چلے آئے ہین۔ وہ ان سے ناواقف نہین۔ اللہ تعالے کے **فضل** نے میری **دستگیری** کی اور محض اپنے برگزیدہ رسولؑ کے طفیل اس پودہ کو سرسبز کیا جس سے قوم نے اور مینے وہ **ثمرات** کہائے جو

تؤتی اکلھا کل حین

کے مصداق ہین + ہزارون ہزار روحون نے الحکم کے ذریعہ خدا تعالے کے اس قایم کردہ سلسلہ کی حقانیت اور صداقت پر اطلاع پائی۔ اور ہزارون ہزار نے ان **کلمات طیبات** کے ذریعہ جو اس مین شایع ہوتے ہین اپنی بہت سی کمزوریون کی اصلاح کی +

غرض

الحکم نے قوم مین اخبار بینی کے **مذاق** کو ہا نتک پیدا کیا کہ سب قوم اخبار کے بغیر رہ نہ سکتی اور یا تو ایک اخبار بہی نہ تہا اور یا اب خدا کے فضل سے دو ہفتہ وار اور ایک ماہواری رسالہ شایع ہو رہا ہے اور قوم ان سب کے اخراجات کو بڑی خوشی سے برداشت کررہی ہے + مین جب **قوم** مین اخباری مذاق کی اسقدر **ترقی** کو دیکھتا ہون تو مجھے سب سے زیادہ خوشی ہوتی ہے اسلئے کہ اس **مذاق** کو پیدا کرنے مین جہانتک اسباب کو تعلق ہے اس حد تک **الحکم** کو **سابق** اور **اوّل** ہونے کا فخر حاصل ہے۔ گو مین اپنی سمجھ اور عقل اور تجربہ کے موافق کہلے الفاظ مین کہونگا۔ کہ جس منزل اور مقام تک اس **مذاق** کو پہونچنا چاہیئے۔ ابہی اس سے بہت دور ہے + اخبار بینی کے مذاق کے ساتھ **اخبار نویسی** کا مذاق بہی ہونا ضروری ہے جسکی امید ہے کہ اللہ تعالے وہ بہی پیدا کر ہی دیگا۔

المختصر

اخبار ایک زبردست طاقت ہے اور قومی ترقی اور حقوق قوم کی حفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اور میری اپنی رائے اور خیال مین **ہماری قوم** ہی ایک **قوم** جسکو اخبار کے ذریعہ بہت بڑا فائدہ اٹہانا چاہیئے اور اسی قوم مین اصل **وقعت** اور **عظمت** اخبار کی پیدا ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس قوم کے اغراض اور مقاصد دوسری قومون کے برخلاف بالکل الگ اور جدا ہین۔

وہ پولیٹکل (ملکی) معاملات سے بالکل جُدا رہ کر اس **مقصد** کو حاصل کرنا چاہتی ہے جو آفرینش انسان کی اصل **غایت** اور **مقصود** ہے اور جو انسانیت کا **خاصہ** اور **منشاء** ہے اور جس **مقصد عظیم** کو قایم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا برگزیدہ بندہ

مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

کے نام سے بہیجا ہے جو آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کے کل راستبازون اور رسلون کا **موعود** ہے۔ پس جس عظیم الشان انسان کا زمانہ ہم نے پایا ہے اور خدا کے فضل نے ہمین اس تک پہونچا ہی دیا ہے پہر ہماری کسقدر **بدقسمتی** اور **محرومی** ہوگی اگر ہم اس سے تعلق رکھکر بہی اس سے دور اور اس کے مقاصد و اغراض سے ناواقف اور ناآشنا ہون؟

اگر

ہم **وجود** پاک اور اس کے کلمات کی قدر کرلیتے ہین تو ناممکن ہے کہ ہم اخبار یفرودت کو انسانی حوائج اور ضروریات سے بڑھکر اور مقدم سمجہین۔ اس صورت اور حالت پر فیناور غور کرکے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ اخبار

ہماری ستہ ضروریات کو سبعہ ضروریات

بنا دینے والا ہو۔ اور جیسے اسکی روزانہ ضرورت ہے ویسے ہی زندگی کا جزو لاینفک ہو کر اسکی بہی

روزانہ ضرورت ہو

اسی غرض اور مقصد کو مدنظر رکہکر مینے محض خدا تعالے کے فضل وکرم پر بہروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ یکم جنوری ۱۹۰۶ء سے الحکم کا ایک

روزانہ اڈیشن

شایع ہو۔ مین جانتا ہون اور خوب جانتا ہون کہ اخبار کے روزانہ ہونے کی صورت مین کسقدر **محنت** کسقدر **اخراجات** کا بوجہ مجھ پر پڑیگا اور مین اس سے بہی ناواقف نہین کہ ہفتہ وار کی صورت مین بہی آئے دن توقف وتعویق کے عذر بقایا داران کے نام نوٹس اور مالی مشکلات کی شکایات کا ایک سلسلہ چلا جاتا ہے تو **روزانہ** کردینے کی صورت مین ان مشکلات اور عذرات سے رہائی کیونکر ہوگی؟ سمجہدار اور نکتہ رس بزرگ کہین گے کہ اس سے تو بہتر ہے کہ **ہفتہ واری** کو باقاعدہ اور وقت پر نکالا جاوے مین ان تمام اعتراضات کو **تسلیم** کرتا ہون اور انہین مضبوط پاتا ہون لیکن مین ایسی صورت پیش کرتا ہون جو ناظرین اور سرپرستان الحکم کے لئے تسلی کا موجب ہوگی۔ اور وہ یہ ہے کہ مین اس کام کو **امتحاناً** کرنا چاہتا ہون اور **عالم السر والخفی** میری نیت کو دیکہتا ہے کہ وہ کیسی ہے +

اگر قوم اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور اسے کرنا چاہیئے اگر وہ اپنی روحانی ضروریات کو دنیوی ضروریات پر مقدم کرسکتی ہے اور اسے کرنا چاہیئے تو کوئی وجہ نہین ہوسکتی کہ **روزانہ** کے اجرا مین مجھے مایوسی اور ناکامی ہو۔ لیکن اگر قوم نے توجہ نہ کی اور اس نے اپنی جسمانی ضروریات کے بیسیون اور بعض صورتون مین صدہا روپیہ ماہوار کے اخراجات کیساتھ اپنی اخلاقی اور روحانی بہلائی اور **غذائے روح** کے لئے **دو روپیہ** ماہوار نثار کرنے کی بہی جرأت نہ کی تو البتہ مجھے اس ارادہ سے باز آکر کسی دوسرے وقت کا انتظار کرنا پڑیگا۔ روزانہ کے **اجرا** مین میرا قوم کے ساتھ سب سے پہلا **معاہدہ** یہہ ہوگا کہ روزانہ کے لئے ایک حبّہ بہی انشاء اللہ العزیز کسی سے

پیشگی نہ لونگا

اور اگر کوئی پرچہ کسی وجہ سے شایع نہ ہوسکے گا تو اسکی قیمت بہی

مجرا نہ لیجاویگی

ایسی صورت مین آپ اندازہ کرسکتے ہین کہ اس روزانہ کے اجرا کے لئے مین کس **محنت** اور **جانفشانی** سے سعی کرونگا ہان اس مین برکت ڈالنا اور **توفیق** عطا کرنا یہہ میرے اختیار سے باہر ہے یہہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم پر موقوف ہے اگر مجھے یہہ توفیق مل گئی تو مین اپنے لئے بڑا **خوش قسمت** سمجہونگا اگر ابہی موقع نہین آیا تو خدا تعالے کے فضل کے وقت کا انتظار کرون گا۔ جب تک وہ چاہے اور راہ کہولے۔

بہرحال

اگر مین زندہ رہا اور خدا تعالے کے فضل وکرم نے میری مدد کی تو جنوری **۱۹۰۶ء** سے مین انشاء اللہ العزیز الحکم کو

روزانہ کرکے

دیکہہ لونگا + اب مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ اس روزانہ اخبار کی صورت کیا ہوگی؟ سردست یہہ روزانہ الحکم کی موجودہ تقطیع کے ½ سایز کے آٹھ صفحون پر شایع ہوگا جسکے مضامین کی تقسیم یہہ ہوگی۔

۱ - حضرت اقدس کی ڈائری یعنے روزانہ حالات اور آپ کے کلمات طیبات - روزانہ الہامات (اگر ہون)

۲ - قومی ضرورتون پر چہوٹے چہوٹے نوٹ اور مناسب آرٹکل۔

۳ - روزانہ درس قرآن مجید کے نوٹس۔ (یاد رہے کہ یہ نوٹ ایڈیٹر الحکم انشاء اللہ خود لکہا کریگا۔ اور الحکم کے ناظرین سمجھ چکے ہین کہ خدا تعالے نے اسے ان نوٹس کی ترتیب کا ایک خاص ملکہ عطا کیا ہے ولللہ الحمد۔)

۴ - سلسلہ عالیہ کی روزانہ خبرین۔

۵ - متفرق مضامین۔

مضامین کی یہ ترتیب ہمیشہ قایم رکہنے کی کوشش کی جاویگی۔ حضرت اقدس کے روزانہ حالات اور کلمات اور الہامات کو سب سے مقدم کیا جاویگا اگر کسی دن سارے اخبار مین یہی مضمون آسکے گا تو باقی مضامین ملتوی کئے جائین گے۔

روزانہ الحکم کی اشاعت ہفتہ وار الحکم کی اشاعت مین کوئی فرق پیدا نہ کرے گی بلکہ وہ بدستور شایع ہوتا رہیگا ہان ان لوگون کی سہولت اور آسانی کے لئے جو روزانہ نہ خرید سکین لیکن ہفتہ مین دو بار یا تین بار یا ہفتہ وار روزانہ کا مجموعہ لینا چاہین خاص انتظام بہی کیا جاویگا انشاء اللہ

مگر

یہہ یاد رہے کہ روزانہ کا اجرا فی الحال مشروط ہوگا کم از کم **ایک سو** درخواستون کے آجانے پر۔

اور جب تک ۶۰۰ خریدار نہ ہوجاوین روزانہ کی قیمت ۱۲ ماہوار ہوگی جو ہر مہینہ کے ختم ہونے پر دوسرے مہینے کے شروع مین بذریعہ قیمت طلب وصول کیجائیگی گویا اخبار کی قیمت بشرح مابعد لی جائیگی۔ اخبار پہلے دیا جائیگا قیمت پیچھے وصول ہوگی۔ جو صاحب ہفتہ مین تین بار لین آنسے ۱۲ اور دو بار لینے والون سی ۸ سالانہ لیا جاویگا اور روزانہ کے ہفتہ وار مجموعہ کی قیمت سالانہ ۴ ہوگی۔ لیکن ۶۰۰ خریدارون کے بعد قیمت ۱۵ سالانہ اور ۹ اور ۶ سالانہ علی الترتیب کردیجاویگی۔ جمعہ کا اخبار کبھی شایع نہ ہوگا۔ اور سال کے آخری ہفتہ کی رخصت ہوا کرے گی +

پس

جو صاحب دل سے اس روزانہ کے اجرا کے خواہشمند ہین اور حضرت حجتہ الاسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات کے خواہشمند ہین وہ اس وقت اپنی درخواستین بھیجکر میری حوصلہ افزائی کرین کیونکہ روزانہ کے اجرا کے انتظام کے لیئے ایک مہینہ پہلے سے کام شروع ہوگا۔ اسلیئے اگر ۱۵-دسمبر تک بہی ۶۰۰ درخواستین آگئیں تو مین یکم جنوری سے انشاءاللہ اسے شروع کردونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

ختم کرنیسے پہلے مین اپنے محترم مخدوم **مولوی عبدالرحیم صاحب میرٹھی** کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہون جنہون نے میرے اس ارادے اور تجویز کی پرزور الفاظ مین تائید کی اور

پانچ خریدارون

کی درخواست کی۔ اب گویا ۹۵ ہی درخواستین اجرا کے لیئے ضروری ہین۔

راقم

خاکسار یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان

۱۴ ستمبر قبل دوپہر

فرمایا

یہہ بہی غنیمت ہے کہ انسان اسجگہ کی صحبت کو غنیمت سمجھے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہان آنے یا رہنے سے دنیاوی کاروبار مین ہرج ہوگا وہ بیمار ہے۔ اسے اس بیماری کا علاج کرنا چاہیئے دنیا کے کام تو کبھی ختم نہین ہوتے اور نہ ہوسکتے ہین جبتک خود انسان خدا سے توفیق پاکر ان کا خاتمہ نکردے۔

ابہی ہماری جماعت کو سمجھنے کے لیئے بہت سی باتین ہین رفتہ رفتہ تحریک ہوتی ہے کسی مجمع مین کوئی تحریک ہوگئی اور کسی مین کوئی + اس لیئے جب تک یہان انسان ایک عرصہ تک نرہے یا کثرت کے ساتہہ نہ آتا رہے کم فائدہ ہوتا ہے۔ اور یہ بڑی خامی اور بیقدری ہوتی ہے اور سلسلہ کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے جب ایک شخص سلسلہ مین داخل ہوتا ہے اور وہ توجہ کے ساتہہ ان مسائل پر جو ہم پیش کرتے ہین نظر نہین کرتا اور پہر اگر اس سے کوئی سوال کرتا ہے تو اسے چپ ہونا پڑتا ہے۔ اسلیئے ضروری ہے کہ ہماری کتابون کو غور سے پڑہین اور فکر کرین اور یہان رہین اور ان ایام کی قدر کرین۔

جو لوگ اس سلسلہ مین داخل ہوتے ہین اور ایمان لاتے ہین وہ سمجھ سکتے ہین کہ کیا یہہ دن وہ نہین ہین جنکے لیئے بہت سے سعید لوگ حسرت کرتے چلے گئے ہین اور یہ امور کتابون مین درج ہین کہ کسطرح ہزارون رحلیز اس آرزو مین اس دنیا سے رخصت ہوئین کہ وہ **مسیح موعود** کے زمانہ کو پالیتین۔

مگر اس زمانہ کے لوگ جس طرح پر ان ایام کی قدر نہین کرتے اور مخالفت سے پیش آتے ہین کیا تعجب اگر وہ یہہ زمانہ پاتے تو وہ سیر ہوجاتے۔ اسیطرح پر آجکل لوگ کہا کرتے ہین کہ اگر ہم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ہوتے تو ہم اسطرح خدمت کرتے اور یہہ اخلاص دکہلاتے اور یہ کرتے اور وہ کرتے لیکن سچ یہی ہے کہ اگر یہہ لوگ اسوقت ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ بہی وہی سلوک کرتے جو آجکل ہمارے ساتہہ کر رہے ہین۔ زمانہ کی معاصرت بہی ایک روک ہے اس سے لوگون کے دل تنگ ہوجاتے ہین یہہ بہی ایک رنگ کا ابتلا ہے۔

ذوالنون مصری ایک باکمال شخص تہا اور اسکی شہرت باہر دور دور پہونچی ہوئی تہی ایک شخص اسکے کمال کو سنکر اس سے ملنے کے واسطے گیا۔ اور گہر پر جاکر اسے پکارا تو اسکو جواب ملا کہ خدا جانے کہان ہے نہین بازار مین ہوگا وہ جب بازار مین ان کی تلاش کرتا ہوا پہونچا تو وہ بازار مین معمولی طور پر سادگی سے کچہہ سودا خرید رہا تہا۔ لوگون سے پوچہا تو انہون نے بتایا کہ وہ **ذوالنون** ہے اسنے دیکہا کہ ایک سیاہ رنگ پست قامت آدمی ہے معمولی سا لباس ہے چہرہ پر کچہہ وجاہت نہین معمولی آدمیون کی طرح بازار مین کہڑا ہے اس سے اس کا سارا اعتقاد جاتا رہا اور کہا کہ یہ تو ہماری طرح ایک معمولی آدمی ہے ذوالنون نے اسکو کہا کہ تو کس لیئے میرے پاس آیا ہے جبکہ تیرا ظاہر پر خیال ہے ذوالنون نے اسکے مافی الضمیر کو دیکہہ لیا اسلیئے کہا کہ تیری نظر ظاہر پر ہے تجہے کچہہ دکہائی نہین دیتا ایمان تب سلامت رہتا ہے کہ باطن پر نظر رکہی جاوے کہتے ہین لقمان بہی سیاہ منظر تہے۔ یہی وجہ ہے جو لکہا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے بندون اور برگزیدون کے پاس ارادت سے جانا سہل ہے لیکن ارادت سے واپس آنا مشکل ہے کیونکہ امین بشریت ہوتی ہے اور انکے پاس جانے والے لوگون مین سے اکثر ایسے ہی ہوتے ہین جو اپنے دل مین اسکی ایک فرضی اور خیالی تصویر بنا لیتے ہین لیکن جب اسکے پاس جاتے ہین تو وہ اسکے برخلاف پاتے ہین جس سے بعض اوقات وہ ٹہوکر کہاتے ہین اور انکے اخلاص اور ارادت مین فرق آجاتا ہے اسی لیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہول کر بیان کردیا۔ کہ قل انما انا بشر مثلکم۔

یعنے کہدو کہ بے شک مین تمہارے جیسا ایک انسان ہون۔ یہہ اسلیئے کہ وہ لوگ اعتراض کرتے تہے وقالوا مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق اور انہون نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین بہی چلتا پہرتا ہے۔ انکو آخر یہی جواب دیا گیا کہ یہہ بہی ایک بشر ہے اور بشری حوائج اسکے ساتہہ ہین اس سے پہلے جسقدر نبی اور رسول آئے وہ بہی بشر ہی تہے۔

یہ بات انہون نے بنظر استخفاف کہی تہی۔ وہ جانتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود ہی بازارون مین عموماً سودا سلف خریدا کرتے تہے۔ انکے دلون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جو نقشہ تہا وہ تو نری بشریت تہی جس چیز کہانا۔ پینا۔ سونا۔ چلنا پہرنا وغیرہ تمام امور اور لوازم بشریت کے موجود تہے۔ اسواسطے ان لوگون نے رد کردیا۔ یہہ مشکل اسلیئے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ اپنے دل سے ہی ایک خیالی تصویر بنا لیتے ہین کہ نبی ایسا ہونا چاہیئے سو چونکہ اس تصویر کے موافق وہ اسے نہین پاتے اس لحاظ سے ٹہوکر کہاتے ہین۔ یہ مرض یہانتک ترقی کر گیا ہے کہ بعض شیعون کا ائمہ کی نسبت خیال ہے کہ وہ منہ کے رستہ پیدا ہوئے تہے۔ لیکن یہ باتین ایسی ہین کہ ایک عقلمند انکو کبہی قبول نہین کرسکتا بلکہ ہنسی کرتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ جو شخص گذر جاوے اسکی نسبت جو چاہو تجویز کرلو کہ وہ آسمان سے اترا تہا یا منہ کے راستہ پیدا ہوا تہا۔ لیکن جو موجود ہین انمین بشری کمزوریان موجود ہین وہ روتا بہی ہے کہاتا بہی ہے اور پیتا بہی ہے غرض ہر قسم کی بشری .... ضرورتون اور کمزوریون کو اپنے اندر رکہتا ہے اسکو دیکہہ کر ان لوگون کو جو انبیاء ورسل کی حقیقت سے واقف ہوتے ہین گہبراہٹ پیدا ہوتی ہے یہی وجہ تہی جو اللہ تعالےٰ کو انکے اس قسم کے اعتراضون کا رد کرنا پڑا۔ اور قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ۔ کہنا پڑا۔ یعنے مجہہ مین بشریت کے سوا جو امر تمہارے اور میرے درمیان خارق اور مابہ الامتیاز ہے۔ وہ یہ ہے کہ مجہہ پر اللہ تعالےٰ کی وحی آتی ہے دوسری جگہ قرآن شریف مین یہہ اعتراض بہی منقول ہوا ہے کہ یہ تو بیویان کرتا ہے اسکے جواب مین بہی اللہ تعالےٰ نے یہی فرمایا ہے کہ کوئی نبی اور رسول ایسا نہین جو بیوی نرکہتا ہو + غرض ایسی باتون سے دہوکا نہین کہانا چاہیئے۔

اسیطرح پر بعض لوگ حج کو جاتے ہین اسوقت انکے دل مین بڑا جوش اور اخلاص ہوتا ہے لیکن جس جوش اور تپاک سے جاتے ہین۔ اکثر دیکہا گیا ہے کہ وہی جوش اور اخلاص لیکر واپس نہین آتے ہین۔ بلکہ واپس آنے پر بسا اوقات پہلے سے بہی گئے گذرے ہو جاتے ہین ؎

سہل است رفتن بہ ارادت
مشکل است آمدن بہ ارادت

واپس آکر انکے اخلاق مین کوئی نمایان تبدیلی نہین ہوتی بلکہ وہ تبدیلی کچہہ الٹی تبدیلی ہوجاتی ہے وہ جانیسے پہلے سمجہتے ہین کہ خانہ کعبہ مین ایک عظیم الشان تجلی نور کی ہوگی اور وہان سے انوار و برکات نکلتے ہونگے اور وہان فرشتون کی آبادی ہوگی لیکن جب وہان جاتے ہین تو کیا دیکہتے ہین تو کیا دیکہتے ہین کہ خانہ کعبہ جسکی تصویر انہون نے اپنے خیال اور ذہن سے کچہہ اور ہی قسم کی تجویز کی تہی وہ محض ایک کوٹہا ہے اور اسکے ہمسایہ مین جو لوگ رہتے ہین انمین بعض جرائم پیشہ بہی ہین وہ دنگہ فساد بہی کر لیتے ہین اور اکثر انمین ایسے مفسد طبع دیکہے جاتے ہین کہ بعض خام طبیعت کے آدمی انہین دیکہکر مرتد ہوجاتے ہین۔ ایسے لوگون کو دیکہہ کر وہ نتیجہ نکال لیتے ہین

کی ساری آبادی کا یہی حال ہے اور کل عرب ایسے ہی ہین اور اسطرح انکے دل مین کئی قسم کے شبہات پیدا ہوجاتے ہین کیونکہ نہ وہان وہ تجلی انوار و برکات کی دیکہتے ہین جو انہون نے بطور خود تجویز کرلی تہی اور نہ ملائک کی بستی پاتے ہین اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ خود خام طبع ہوتے ہین اسیوجہ سے وہ ٹہوکر کہاتے ہین۔ یہ انکی اپنی غلطی ہے جو وہ ایسا سمجہہ لیتے ہین اس مین خانہ کعبہ کا کیا قصور! یہہ کوئی ضروری امر نہین ہے کہ خانہ کعبہ مین سارے قطب اور ابدال اور اولیاء اللہ ہی رہتے ہون۔ خانہ کعبہ نے اس وقت بہی تو گزارہ کرہی لیا تہا۔ جب اسکے چارون طرف بت پرست ہی بت پرست رہتے تہے اور خود خانہ کعبہ بتون سے بہرا ہوا تہا۔

اس مین کچہہ بہی شک نہین کہ خانہ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی مین کوئی کلام اور شبہ نہین۔ پہلی کتابون مین بہی اسکی بزرگی کا ذکر ہے مگر یہہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکہہ سے نظر نہین آسکتے اسکے لیئے دوسری آنکہہ کی حاجت ہے اگر وہ آنکہہ کہلی ہو تو یقیناً انسان دیکہہ لیگا کہ خانہ کعبہ مین کس قسم کے برکات نازل ہورہے ہین۔

ایک زمانہ تہا کہ وہ بتون سے بہرا ہوا تہا اور اسکے زائرین مین ابو جہل جیسے شریر تہے پہر انسے مقابلہ کرکے اگر ایسے خام طبع لوگ کوئی بات کہتے تو انہین شرمندہ ہونا پڑتا۔ کیونکہ اگر غور سے دیکہا جاوے تو وہ لوگ جو بیت اللہ کے جوار مین رہتے ہین عوام سے ہزارہا درجہ اچہے ہین اور یہ امر مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے حقیقت مین کثرت کے ساتہہ ان مین نیک اور اچہے لوگ ہین اور انکو دیکہہ کر آدمی سمجہہ سکتا ہے کہ خانہ کعبہ کی مجاورت نے انکو بہت بڑا فائدہ پہونچایا ہے۔

یہہ تو قانون قدرت ہی نہین کہ دنیا مین اگر فرشتے آباد ہون پہر ایسا خیال کرنا کیسی غلطی اور نادانی ہے۔ انسانیت کے لازم حال **زلات** تو ضرور ہین۔ پس مکہ مین جب انسان آباد ہین تو انکی کمزوریون پر نظر کرکے مکہ کو بدنام کرنا یا اسکی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکہون سے [illegible]تی ہے جیساکہ سعدی نے فرمایا ہے۔

بیت المقدس دردون پر ز تاب
کردہ دیوار بیرون خراب

اولیاء اللہ کی بہی ایسی ہی حالت ہوتی ہے کہ ان مین تکلفات نہین ہوتے بلکہ وہ بہت ہی سادہ اور صاف دل لوگ ہوتے ہین۔ انکے لباس اور دوسرے امور مین کسی قسم کی بناوٹ اور تصنع نہین ہوتا۔ مگر اسوقت اگر پیرزادون اور مشائخون کو دیکہا جاوے تو انمین بڑے بڑے تکلفات پائے جاتے ہین انکا کوئی قول اور فعل ایسا نہ پاؤگے جو تکلف سے خالی ہو۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ امت محمدیہ ہی مین سے نہین ہین ان کی کوئی اور ہی شریعت ہے انکی پوشاک دیکہو تو اس مین خاص قسم کا تکلف ہوگا۔ نشست برخاست اور ہر قسم کی حرکات مین ایک تکلف ہوگا۔ یہان تک کہ لوگون سے ملنے جلنے اور کلام مین بہی ایک تکلف ہوتا ہے انکی خاموشی محض تکلف سے ہوتی ہے گویا ہر قسم کی تاثیرات کو وہ تکلف سے ہی وابستہ سمجہتے ہین۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے۔

وما انا من المتکلفین

اور ایسا ہی دوسرے تمام انبیاء و رسل جو وقتاً فوقتاً آئے وہ نہایت سادگی سے کلام کرتے اور اپنی زندگی بسر کرتے تہے ان کے قول و فعل مین کوئی تکلف اور بناوٹ نہ ہوتی تہی۔ مگر ان کے چلنے پہرنے اور بولنے مین تکلف ہوتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی اپنی شریعت جدا ہے جو **اسلام** سے الگ اور مخالف ہے بعض ایسے **پیر** بہی دیکہے گئے ہین جو بالکل **زنانہ لباس** رکہتے ہین یہانتک کہ رنگین کپڑے پہننے کے علاوہ ہاتہون مین چوڑیان بہی رکہتے ہین پہر ایسے لوگون کے بہی بہت سے مرید پائے جاتے ہین اگر کوئی انسے پوچہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کب ایسی زنانہ صورت اختیار کی تہی تو انکا کوئی جواب انکے پاس نہین ہے۔ وہ ایک الگ شریعت بنانا چاہتے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو چہوڑ کر اپنی تجویز اور اختیار سے ایک راہ بنانا چاہتے ہین۔

مین یقیناً جانتا ہون کہ اس قسم کی باتین شعائر اسلام مین سے نہین ہین بلکہ ان لوگون نے یہ بطور رسوم ہندوؤن سے لئے ہین اور یہی بلکہ اور بہی بہت سی باتین ہین جو انسے لی گئین ہین جیسے **دم کشی** وغیرہ۔ یاد رکہو کہ یہہ **امور اسلام** کے بالکل برخلاف اور ان سے کوئی بہی مطلب اور مراد حاصل نہین ہوسکتی اصل غرض تو انسان کی یہ ہونی چاہیئے تہی کہ دل پاک ہوجاوے۔ اور ہر قسم کے گند اور ناپاک مواد جو روح کو تباہ کرتے ہین دور ہوجاتے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فیضان اور برکات نازل ہونے لگین اگر یہہ امر حاصل نہین تو پہر نرے تکلفات کو لیکر کیا کروگے۔ تمہارا **مقصود** ہمیشہ یہی ہونا چاہیئے کہ جسطرح ممکن ہو دل صاف ہوجاوے اور **عبودیت** کا منشاء اور مقصد پورا ہو۔ اور خطرناک زہر جو گناہ کی زہر ہے جس سے انسان کی روح ہلاک ہوجاتی ہے اس سے **نجات** ملے اور خدا تعالےٰ کے ساتہہ ایک صاف اور سچا تعلق پیدا ہوجاوے۔ مگر یہہ باتین تکلف سے حاصل نہین ہوسکتی ہین ان کے حصول کا ذریعہ تو وہی **اسلام** ہے جس مین سادگی ہے۔ یقیناً یاد رکہو کہ اسلام مین اللہ تعالےٰ نے ایسی سادگی رکہی ہے کہ اگر دوسری قومون کو اسکی حقیقت پر اطلاع ہو تو وہ اس کی سادگی پر رشک کرین ایک سچے مسلمان کے لئے کچہہ ضرور نہین کہ ہزار دانہ کی تسبیح اسکے ہاتہہ مین ہو اور اس کے کپڑے بہگوے یا سبز یا اور کسی قسم کے رنگین ہون۔ اور وہ خدارسی کے لیئے **دم کشی** کرے یا اور اسی قسم کے حیلے حوالے کرے۔ اس کے لئے ان امور کی ہرگز ہرگز ضرورت نہین اس لئے کہ یہ سب امور زائدہ ہین اور اسلام مین کوئی امر زائد نہین ہوتا ہان یہ سچ ہے کہ **اسلام** چاہتا ہے کہ تم اندرونی طور پر بڑی بڑی ترقیان کرو اور اپنے اندر خصوصیتین پیدا کرو۔ بیرونی خصوصیتین نری ریاکاریان ہین اور ان کی غرض بجز اسکے اور کچہہ نہین کہ لوگون پر ظاہر کیا جاوے کہ ہم ایسے ہین اور وہ رجوع کرین۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے زمانہ کے پیرزادون اور فقیرون کے عجیب عجیب حالات لکہے ہین وہ کہتے ہین کہ افسوس ہے بڑی ابتری پہیل گئی ہے کیونکہ یہہ فقیر جو اس زمانہ مین پائے جاتے ہین وہ **فقیر اللہ** نہین ہین بلکہ **فقیر الخلق** ہین اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہر حرکت و سکون لباس۔ خور و نوش اور کلام مین حکمت عمل کرتے ہین۔

مثلاً کپڑون کے لیئے وہ دیکہتے ہین کہ اگر ہم عام غریبون کی طرح گزی گاڑہے کے کپڑے پہنین تو وہ عزت نہ ہوگی جو امرا سے توقع کی جاتی ہے وہ ہمکو کم حیثیت اور ادنے درجہ کے لوگ سمجہین گے۔ لیکن اگر اعلیٰ درجہ کے کپڑے پہنتے ہین تو پہر وہ ہمکو کامل دنیادار سمجہہ کر توجہ نکرین گے۔ اور دنیادار ہی قرار دین گے اسلئے اس مین یہ حکمت نکال لی کہ کپڑے تو اعلےٰ درجہ کے اور قیمتی اور باریک لے لئے۔ لیکن انکو رنگ دے لیا۔ جو فقیری کے لباس کا امتیاز ہوگئے۔

اسیطرح حرکات بہی عجیب ہوتی ہین مثلاً جب بیٹہتے ہین تو آنکہین بند کرکے بیٹہتے ہین اور اس حالت مین لب ہل رہے ہین گویا اس عالم ہی مین نہین ہین حالانکہ طبیعت فاسد ہوتی ہے نمازون کا یہ حال ہے کہ بڑے آدمیون سے ملین تو بہت ہی لمبی لمبی پڑہتے ہین اور بطور خود گہر سے ہی نہ پڑہین۔ ایسا ہی روزون مین عجیب عجیب حالات پیش آتے ہین مثلاً یہ ظاہر کرنے کے لیئے کہ نفلی روزے ہم رکہتے ہین۔ وہ یہہ طریق اختیار کرتے ہین کہ جب کسی امیر کے ہان گئے اور وہان کہانے کا وقت آگیا اور کہانا رکہا گیا تو یہہ کہدیتے ہین کہ **آپ کہائیے مجہے کچہہ عذر ہے**۔ اسکے معنے دوسرے الفاظ مین یہ ہوئے کہ مجہے روزہ ہے اس طرح پر وہ گویا اپنے روزون کو چہپاتے ہین اور دراصل اسطرح پر ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ ظاہر کرین کہ ہم نفلی روزے رکہتے ہین۔

غرض

انہون نے اپنے زمانہ کے فقرا کے اس قسم کے بہت سے گند لکہے ہین اور صاف طور پر لکہا ہے کہ ان مین تکلفات بہت ہی زیادہ ہین۔ ایسی حالت اس زمانہ مین بہی قریب قریب واقعہ ہوگئی ہے۔ جو لوگ ان پیرون اور پیرزادون کے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ یہ قسم قسم کے تکلفات اور ریاکاریون سے کام لیتے ہین۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ **جو شخص اللہ تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور اسی سے امید رکہتا ہے وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے درست کرتا ہے** اور اسطرح پر درست کرتا ہے جسطرح پر اللہ تعالےٰ چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے لیکن **جو شخص مخلوق سے ڈرتا اور مخلوق سے امید رکہتا ہے وہ اپنے آپ کو مخلوق کے لئے درست کرتا ہے۔** خدا والون کو مخلوق کی پروا نہین ہوتی بلکہ وہ اسے مرے ہوئے کیڑے سے بہی کمتر سمجہتے ہین اسلئے وہ ان بلاؤن مین نہین پہنستے۔

(باقی آئندہ)

مراسلت

(جواب نوٹس مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری)

مکرم شفیق معظم رفیق مخدوم من منشی یعقوب علی صاحب زاد عنایتہ - بعد اہدائے تحیت سلام سنت خیر الانام مشہود ضمیر مہر تنویر ہو - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے مرسلہ مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دیکر بڑی کلفتوں سے رہائی بخشی - اب مکلف ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی امرتسری نے پرچہ اہل حدیث بابت ۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء میں میرے نام ارسال کیا ہے جس میں برائے نام اوس مضمون کا بطور نوٹس جواب دیا ہے جواب کیا دیا ہے صرف منہ چڑایا ہے مولوی ثناء اللہ نامبردہ کو معلوم ہو کہ میں ایسی گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا میں کوئی درویش مکتب نہیں ہوں بفضل خدا ساہوکار ہوں ساہوکار کا بیٹا ہوں بوقت ضرورت جہاں مناسب سمجھونگا روپیہ جمع کرادونگا اور نیز آپ کو جتلا دونگا کہ ہر ایک وقت شکار کرنا مشکل ہے آپ تو اپنے کپڑوں سے باہر ہوئے جاتے ہیں اور دعوے مرد میدان بننے کا کرتے ہیں **مولوی صاحب** آپ تو ذرا ذرا سی بات پر ہمارا دل دکھانے کو تیار ہوتے ہیں اور ہم نے تو ابھی تھوڑا سا اشارہ کیا ہے جبپر آپ نے جھٹ پٹ روپیہ گنوانے کی درخواست میرے نام بھیجدی ہے - حوصلہ کرو داموں کو رو کہے آخر داموں سے ہی مانگیے مگر آپ التانی من الرحمان پر عمل کرو انشاء اللہ العزیز میں آپ کا پورا حساب دیکر گہر تک پہنچاونگا -

آپ کو یاد ہوگا کہ پرچہ ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۵ء میں میاں محمد دین متطبب سے آپ نے درج کرلیا ہے "کہ نواح تیجہ میں ایک مرزائی مولوی بھاگ گیا کیونکہ اوسنے آپ کو جواب دیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو پندرہ روز مورچہ بندی کرو تو ہم آئینگے کیونکہ ہو - نہ نو من تیل ہو نہ رادہا ناچے"

مولوی صاحب اب آپ اس آخری فقرہ کو واپس لیں کیونکہ آپ نے گمان کیا ہے کہ نہ پانچسو روپیہ جمع کرینگے اور نہ ہمیں اس امر کی جوابدہی کی نوبت پہونچیگی کہ مرزا صاحب نے کہاں رسولخدا کی ہمسری کا دعویٰ کیا ہے بحکم تعنتی دجل علی نفسہ اپنا فقرہ (نہ نو من تیل ہو نہ رادہا ناچے) ورد زبان کریں اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیں کہ لفظ وہ بھاگا جو آپ نے لکھا ہے کہ سراسر کذب ہے یا نہیں - کیا پندرہ روز نہ سہی پانچ روز ہی صحیح سلامت آپ بمقام تیجہ معلوم ٹھہرے پہر ایمان سے بتلاؤ کہ کون بھاگا -

دوم آپ نے پرچہ اہل حدیث ۱۸ اگست ۱۹۰۵ء میں درج کیا ہے کہ **پانسو کی عوض پانچ پیسہ ہی دینے کا وعدہ کرے تو ہم اوسکو معیار الاخیار ص ۳۲ سے اور دافع البلاء کے ہر ایک صفحہ سے دکہا دینگے** - سو میں نے آپ کو پانسو دینے کا وعدہ کر دیا ہے اب آپ دکہا دیں مردوں کے بول پورے ہونے چاہئیں برخلاف وعدہ یہہ عذر بدتر از گناہ سبلغات جمع کرائی جائیں تو دکہائینگے اب سر پڑی تو پانسو جمع کرانا یاد آیا یہ تو **مشت بعد از جنگ** کا مصداق ہے۔

سوم آپنے اسی پرچہ اہل حدیث ۶ - اکتوبر ۱۹۰۵ء میں بجواب **مرزا حیرت** صاحب دہلوی تحریر کیا ہے کہ "ہم نے آپکے قومی بہائی (مرزا صاحب قادیانی) کا انعام ایک لاکہہ پندرہ ہزار انکے آسمانی نکاح کی تنبول میں جمع کرادیا ہے آپ کا مبلغ پانچسو ہی آپ کی کمپنی میں بغیر حصہ لینے کے جمع کرادینگے"

سو میں آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ جس بنک گھر میں آپ نے یہ ایک لاکہہ ساڑہے پندرہ ہزار جمع کرا دیا ہے اوسی میں میرے بھی آج کی تاریخ سے پانچسو جمع کرادیا ہے آپ وہاں سے اطلاع پاکر ہمارا مطالبہ دکہا دینگے - اسکے بعد وہ جمع کرایا آپ کو بالضرور مل جاویگا حوصلہ نہ ہاریں -

چہارم اگر یہہ سب کچھہ آپ کا زبانی جمع خرچ نہیں تو آپ یوں ہی حساب لے سکتے ہیں کہ ایک لاکہہ پندرہ ہزار جو ہمارا روپیہ آپنے جمع کرادیا ہے اوس میں سے پانچسو اپنی منظور نظر منشی حبیب اللہ بیوپاری وغیرہ کے پاس جمع کرادیں تاکہ تسکین خاطر حزین ہو - ہماری طرف سے اجازت ہے اور اگر یہ تمام کاروبار آپ کا صرف زبانی جمع خرچ ہے اور مشعبد صفت **کیسہ دوست پاک** ہے اور صرف تمسخر اور استہزاء کو ہتکنڈا بنایا ہے تو میں اس آیت کو ورد زبان کرتا ہوں اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین کیونکہ ہمارے کام کی بنیاد جد پر ہے نہ ہزل پر یہ عمل آپ کا زیر آیت لا یسخر قوم من قوم کفر کی بات ہے

پنجم - آپ نے رسالہ الہامات مرزا کے سرورق میں اشتہار دیا ہے کہ **اس رسالہ کا جواب دیں تو مبلغ پانسو روپیہ انعام ان کی پیشکش کیا جاویگا بشرطیکہ منصف مسلم الفریقین انکی حقمیں فیصلہ دے محض کسی کتاب کا لکھہ دینا کافی نہیں** - آپ کو بخوبی یاد ہے کہ یہ روپیہ آجتک آپ نے جمع نہیں کرایا کیونکہ مشروط بشرط تہا مگر آپ کے اس عمل سے اس امر کا جواز نکل آیا کہ روپیہ جمع کرانا ضروری نہیں بلکہ التزام مالا یلزم ہے - ایسا ہی ہمارا قول بہی مشروط بشرط ہے دوبارہ مطالعہ کرو وعلیٰ ہذا القیاس صرف آپ کا دکہا دینا کافی نہیں بلکہ جب آپ دکہائینگے - تو ہم پہلے **صوفیہ کرام** اور **اولیاء عظام** اور **انبیاء علیہم السلام** کی تحریر اور تقریر سے اوس کی دلائل و نظائر پیش کرینگے اور نیز متقدمین علماء راسخین مسلم الفریقین کی کتب پر فیصلہ ٹہرا کر انصاف کرائینگے پہر اگر وہ فیصلہ آپ کے حقمیں بہتر ہوگا تو بلا عذر و حیلے آپ کو پانسو معلوم دینیکے ذمہ وار ہونگے اگر مرد میدان ہیں تو دکہلائے اور پانسو کی عوض پانچ پیسہ کیا ایک لاکہہ ساڑہے پندرہ ہزار لیجائے بدون اس کے حرف فتنا دہے اور دعوے بے بنیاد -

مولوی صاحب آپ کو غور عمیق کرنے کی حاجت نہیں سہل سمجھہ سکتی ہیں کہ **مجدد الوقت** کا دعوے **مہدویت** کا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ **امام مہدی** **مثیل محمد** ہے - پس اگر آپ مرزا صاحب کو **امام مہدی** تسلیم کرلیں تو کیا اونکو یہہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خواص جنہیں رسولخدا نے انکی مثلیت بیان فرمائی ہے اپنی ذات پر صادق کر کے دکہائیں کیا آپ اونکو ہمسری و برابری پر محمول کرینگے اگر ایسا کرینگے تو عوام کو سر بسر دہوکا دینگے -

ہاں اگر آپ انکو امام مہدی نہیں مانتے تو اون کی کتابوں میں جو اس امر کی ثبوت کا ایک بڑا بھاری سلسلہ ہے اوسکو تلوار توڑ کر دکہلائیں پہر میں خود وزن کن کا یا موازنہ کرالونگا اگر آپ کی تحقیق یہ حقانیت رکہیگی تو میں مطیع ہو جاونگا والا کالائی بد برنیش خاوند مارونگا لیکن مجھے امید ہے کہ یہ کام آپ پانچ سال میں بہی پورا کر سکیں گے کیونکہ میں دیکہتا ہوں کہ آپ - سال ہا سال کی کوشش کا نتیجہ الہامات وغیلہ آدہ رسالہ ہے جو کوہ کندن و موش بردن کا مصداق ہے - پہر میں کس امید پانچ سال تک مبلغ پانچسو روپیہ کی رقم کو بلا نفع قید کردوں - جو عقل و نقل کے خلاف ہے - میں اس عمل سراپا زیان کا مرتکب ہو سکتا -

اور اگر آپ اسکو ضروری سمجھتے ہیں تو بحساب ساہوکاران اگر فیصدی مبلغ ۲۵ پچیس روپیہ سالانہ منافع کا اندازہ لگایا جائے تو کم سے کم پانچسو کا منافع ۶۲۵ روپیہ بنتا ہے آپ براہ نوازش یہہ روپیہ بطور ہرجانہ کسی ساہوکار کے پاس مجہسے پہلے جمع کرادیں تاکہ میرا حرجہ نہو ما جعل اللہ فی الدین من حرج ام منصوص ہے جس سے آپکی روگردانی نہیں اور نہ میں ہی خلاف قرآن شریف کر سکتا ہوں اور اگر مبلغ ۶۲۵ روپیہ جمع کرانا آپ حرج سمجھتے ہیں تو پہر آپ دلائل مثلیت و مہدویت اور اون کے مقدمات کو سلسلہ وار تردید کر کے دکہلائیں اگر آپ اپنے مقصود پر پہونچ گئے تو پانچسو روپیہ کیا چیز ہے جسکو سنکر آپ کے منہ میں پانی بہر آیا اور لالچ پیدا ہو گیا ہے میں اور میرا خاندان اور جان مال سب کچھہ آپ پر فدا ہوگا - والا نہ حسرت پر حسرت تو آپ کے لاحق حال یقینی ہے بس دیر نہ کیجیے اور وہی حلف جو جناب مرزا صاحب سے آپ نے تلفیق کی ہے ورد زبان کریں یعنے لعنت اللہ علی من تخلف جو اس سے ہٹے اوسپر خدا کی لعنت بالضرور مبلغ ۶۲۵ روپیہ اپنے رفیق ساکن تیجہ خورد یا کسی مہاجن کے پاس جمع کرادیں اور پہر مجہسے روپیہ رکہوانے کے خواستگار ہوں -

اور یہ جو کہا کہ "**کسی معتبر آدمی کو منصف مقرر کریں**" عجیب امر ہے کہ ایک ذات پاک کو ملہم الہی مانکر فیصلہ معتبروں سے کرائیں جو خدا کے حکم پر راضی نہیں اوس سے خدا سمجھے -

اور اگر آپ **حضرت اقدس** کو حکم و نہیں مانتے تو اس سے ہرگز ہرگز گریز نہیں کر سکتے کہ بحیثیت ایک **مرد صالح** ہونیکے براہ راست اون سے دریافت کرلیں کہ کیا آپ کا دعویٰ ہمسری رسولخدا صلعم کا ہے اگر وہ اس سے انکار کریں اور اپنے آپ کو خادم رسول خدا قرار دیں - تو پہر زید و عمر کی شائیں مائیں کی کچھہ حاجت نہیں -

اور میرے نزدیک تو یہ بہی ایک بیہودہ کارروائی ہے کیونکہ اون کی تحریر و تقریر اس سے پر ہے کہ وہ آنحضرت کی غلامی کا مرتبہ رکہتے ہیں اس امر کی تفتیش کرنا اوس **احمق** کی کار ہے جو آفتاب روشن میں چراغ لیکر گلی کوچہ میں اپنی چیزیں تلاش کرتا پہرے اور آپ جو اس امر کے قائل ہیں آپ کی یہ کرتوت **دروغ گویم بر روئے تو** کا مصداق ہے وہ تو علی رؤس الاشہاد اعلان کر رہے ہیں کہ میں دین اسلام کی تائید کیواسطے

مبعوث ہوا ہوں اور آپ لوگ یہ تہمت دیتے ہین کہ وہ جو کچھ کر رہے ہین ایک منافقانہ کار کر رہے ہین یہ نری بدظنی ہے اور بدظنی کوئی مرتبہ نہین ان بعض الظن اثم کبیرہ کا ارتکاب بڑا جرم ہے جسمین آپ عنداللہ ماخوذ ہونگے مضمون ظن المومنین خیرا خدا کے رسول کا ارشاد ہے جسکا خلاف کرنیسے آپ کو ذرا ڈر نہین لگتا آپ آنکھون پر پٹی باندہکر حامیان اسلام کی عزت و آبرو پر ناجائز حملہ کرتے ہین خداوند آپ کو ہدایت کرے آپ کی تکذیب کیلئے تو صرف یہ دو شعر کافی ہین جو مدت سے شہرۂ آفاق ہو چکے ہین واللہ عالم آپ کس اندہیر مین پڑے ہین یا کہ جان بوجہکر تعصب اختیار کر لیا ہے۔ ؎

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

جانم گداخت از غم ایمانت اے عزیز
دین طرفہ ترکہ من بگمان تو کافرم

اور اگر باوجود ان تمام روشن انوار کے آپ انکار پر کمر بستہ رہین تو پہلے ایمان و صلاحیت کا ثبوت دے لین تاکہ آپ کا قول کرسی صدق پر جلوہ گر ہو۔ کیا آپ بالشت بہر زمین سے اونچا چلتے ہین یا کیا آپ نے ہمارا دل چیر کر دیکھ لیا ہے جو کاذب کہتے ہین۔ ظاہری اہل اسلام پر اگر فیصلہ ہے تو اوس مین دونون فریق یکسان ہین بلکہ ادہر کا پلہ بھاری نظر آتا ہے۔ اور اگر دقیق امور ہین جو آپ کی سمجھ مین نہین آتے تو پھر تخمیناً اسّی آدمیون نے آپ پر **کفر الحاد زندقہ یہودی عیسائی بدعتی دجال ضال** ہونیکا فتوے نہین دیا پہلے اپنی نسبت تو فیصلہ کرا لین پھر اورون کا فیصلہ کرانے پر آمادہ ہون۔ **خود را فضیحت و دیگران را نصیحت** کے مصداق کیون بنتے ہو اور اگر خدائی فیصلہ کرنا ہے تو ابرا وغیرہ تھو خیرا کو لیکر میدان مین نکلین تاکہ ع

سیہ روی شود آنکہ در وغش باشد

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

باقی رہی یہ بات کہ "جو واقعہ نتیجہ مین لے بیان کیا ہے جھوٹ ہے" یہ نری آپ کی ہٹ دہرمی ہے اگر آپ چاہین تو اکثر شرکاء جلسہ کے العبدین کرا کر بہیجدین اور ساری کیفیت کہولدون تاکہ باقی کسر بھی نکل جائے

اور یہ جو کہا کہ "اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مریدین جو سچائی کے لئے ایک اچھا سرٹیفکٹ ہے"

بالکل بے تکہ ہانکدیا ہے۔ مولوی صاحب اگر مرزا صاحب کے مرید سچے نہین تو آپ حاجی محمد جو حبیب اللہ بیوپاری پشم وغیرہ کو ہمراہ لیکر قرآنی فیصلہ کر لین بس حولان حول مین پتہ لگ جائیگا کہ کون صادق ہے اور کون کاذب والحمد للہ علے ذالک۔

الملتمس

خاکسار عبد العزیز عفی عنہ از مقام تیجہ کلان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۲- اکتوبر ۱۹۰۵ء

استفسار اور انکے جواب

بخدمت امام الدین ولد مولوی خیرالدین مرحوم مقام سیدوالہ تحصیل گوگیرہ ضلع منٹگمری کارڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱- قرآن شریف مین لکہا ہے ان المساجد للہ۔ مسجد کی چیز کسی خاص شخص کا مال نہین خدا تعالے کی چیزین خدا ہی کی راہ مین لگائی جائین۔

۲- جو خدا تعالے کے مقرر کیئے ہوئے امام کو امام نہین مانتا۔ وہ اسکے مرید کو بلاوجہ کسطرح امام بنانا منظور کرتے ہین اور پھر امامؑ کا وہ مرید ہی کیسا ہے کہ جو اوس کے امام مامور من اللہ کو نہین مانتے اونکا وہ جاکر امام بنتا ہے جو جس کے پیچھے چلتا ہے وہ اوسکا امام اور وہ اوس کا مقتدی۔

۳- حمل مین نکاح کسی صورت مین بھی جائز نہین ہے اولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن۔

جناب حضرت اقدس امام آخرالزمان دام اقبالہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم کے بعد غلامان وفدویان سے گذارش ہے آنحضرت کی صحت خداوند سے نیک خواستگار۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق مسجد مین بیٹھکر روبرو دو گواہون کے کہدین لڑکے کا ارادہ تو نہین تہا مگر قاضی کی شرارۃ تہی قاضی کے کہنے سے اس لڑکے نے تین طلاق کہدین گواہ ایک تو مسجد کا درویش تہا اور ایک زمیندار تہا۔ اور لڑکی کو بالکل خبر اس بات کی نہ تہی جب طلاقین ہو چکین تو پہر لڑکی کو خبر ہوئی تو لڑکی بہت روئی اور چلانے لگی پھر کیا ہوتا تہا بعد ہونے طلاق کے دس یا بارہ روز کے بعد پہر نکاح کیا گیا اور لڑکی پیدا ہوئی اور پہر اوس لڑکی کو گہر سے نکال دیا اور پہر جہگڑا پڑ گیا اوس لڑکے نے تو لڑکی کو گہر سے جدا کر دیا مگر لڑکی بہت نیک تہی۔ اب لڑکی کہتی ہے مین اس گہر کے سوا اور کسی گہر مین نہین جاتی اور دوسرا خاوند اختیار نہین کرتی جب طلاق ہو چکی تو اوسوقت مہر کا ذکر تک نہین ہوا اور ایک سو روپیہ مہر کا ہی اب وہ لڑکی اپنے والد اور والدہ کے پاس ہے اور بہت فساد مچ رہا ہے اب اس مسئلہ کا کس طرح پر حکم ہے۔ نکاح ہو سکتا ہے یا کہ نہین ہو سکتا اگر ہو سکتا ہے تو کسطرح ہو سکتا ہے آیت اور حدیث کے ساتھ لکھکر روانہ کرین تاکہ یقین کامل ہووے جو آنحضرت کی طرف سے فتوے ہوگا اوسپر عمل کیا جاویگا اور نکاح کا اور مہر کا کسطرح حکم ہے۔ لڑکیوالون نے لاہور خط لکھا تہا وہان سے فتوے آیا اسپر کچھ اعتبار نہین اور مولوی غلام احمد صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور فتوٰی لکھتے ہین کہ نکاح ہرگز نہین ہو سکتا۔ فتوے عالمگیری جلد ۲- صفحہ ۹۵- کا حوالہ دیتے ہین اور مولوی عبدالواحد بن مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم امام مسجد چینیانوالی لاہور فرماتے ہین کہ نکاح فاسد نہین ہوتا۔ اور پہر ہو سکتا ہے اور کسی کتاب کا حوالہ نہین دیتے حضرۃ عمرؓ کا کچھ کسطرح کا جہگڑا بتاتے ہین اور جو شخص حلالہ کرے اور پھر طلاق دیدیوے تو اسپر مہر کا کیا حکم ہے اور حلالہ کسوجہ سے ہو سکتا ہے اور لڑکی پیدا ہوئی کو ۹- یا ۱۰ ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ پس اس سے زیادہ کیا لکھون زیادہ حد ادب۔ جواب طلب ضروری۔

سب احباب کی خدمت مین سلام مسنون

الراقم کمترین محمد الدین از چینیان ریاست فریدکوٹ امام مسجد

الجواب۔ نسائی کی کتاب الطلاق مین یہ ایک واقعہ لکہا ہے **باب الثلاث المجموعۃ** ومافیہ اخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعاً من التغلیظ فقام غضبان ثم قال أیلعب بکتاب اللہ و انا بین اظھرکم حتے قام رجل وقال یا رسول اللہ الا اقتلہ - ۲- پھر قرآن کریم مین الطلاق مرتان ہے جسکے معنے یہ ہین کہ طلاق یک دفعہ نہین دینی چاہیئے احادیث اور آثار جو اس باب مین ہین اونکے پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایک بار تین طلاق دینے سے ایک ہی طلاق واقع ہوتی ہے پس جب اوس کو تین طلاق شرعی ابہی تک نہین دی گئین پھر اس لمبے حاشیہ چڑہانے کی کیا ضرورت ہے حلالہ کے متعلق اس باب مین نسائی مین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا۔

لعن اللہ المحل والمحلل لہ۔ نسائی باب احلال المطلقہ ثلاثا ص ۹۸

اور نسائی باب طلاق الثلاث المتفرقۃ قبل الدخول بالزوجۃ ص ۹۶ جلد اول مین ہے ان الثلاث کانت علے عھد رسول اللہ صلعم وابی بکر وصدر من عمرؓ ترد الی الواحد

نورالدین ۲ ستمبر ۱۹۰۵ء

میان سراج الدین صاحب احمدی تحصیل علی پور ضلع مظفر نگر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱- جنازہ قبل از ادائے فرض مغرب جائز ہے حضرت نبی کریمؐ نے یہ تین وقت مین جنمین نماز جنازہ پڑہنا منع فرمایا ہے اور انمین اسکو داخل نہین کیا۔ دیکھو نسائی شریف کتاب المواقیت باب النہی عن الصلوٰۃ نصف النہار اوسمین یہ حدیث لکہی ہے ثلاث اوقات کان ینھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتے ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتے تمیل وحین تضیف للغروب حتے تغرب جلد اول صفحہ ۹۵ مطبوعہ مصر۔

۲- کتنے صحابہ کا عمل ہے کہ دو رکعت فرض مغرب سے پہلے پڑہ لیتے تہے بلکہ تاخیر مغرب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نسائی جلد اول ص ۹۷ باب الرخصۃ قبل المغرب ھذا صلوٰۃ کنا نصلیھا علی رسول اللہ صلعم اور اسی کتاب کے باب آخر وقت مغرب ص ۹۰ مین تاخیر مغرب لکہا ہے۔

۳- میت کے ماتہے پر کچھ لکھکر دینا قرآن و حدیث سے ثابت نہین۔

۴- الصلوٰۃ سنۃ رسول اللہ آذان کے بعد کہنا محدثات سے ہے صحابہ تابعین اور تبع تابعین سے ہرگز ثابت نہین۔

۵- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آذان وہ ہے

جو خطبہ کے وقت نہیں کہی جاتی بلکہ اعلان کیلئے اب پہلے دیجاتی ہے۔ نسائی جلد اول صفحہ ۲۰۷ مین لکہا ہے باب الاذان للجمعۃ۔

۶ - باب مقام الامام فی الخطبۃ مین منبر کے متعلق لکہاہے جابر بن عبداللہ یقول کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا خطب یستند الی جذع نخلۃ من سواری المسجد فلما وضع المنبر استوے علیہ اور آپ ہمیشہ خطبہ پڑہا کرتے تہے خطبہ مین بیٹہنا نسائی باب کم یخطب النبی مین لکہاہے عن جابر بن سمرۃ قال جالست النبی فما رأیتہ یخطب الا قایما ویجلس ثم یقوم فیخطب الخطبۃ الاخرۃ۔

۷ - خطبہ مین بیٹہکر دعا مانگنا ثابت نہین بلکہ نسائی مین الفصل بین الخطبتین الجلوس کا باب باندہا ہے اور باب السکوت فی القعدۃ بین الخطبتین مین یہ لکہاہے کان رسول اللہ صلعم یخطب یوم الجمعۃ قایما یقعد قعدۃ لا یتکلم۔

۸ - تراویح مین جلسہ - کوئی فرض واجب سنت ہوکدہ مسنون شرع سے ثابت نہین۔

نورالدین ۲ - ستمبر ۱۹۰۵ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولوی چند ولا صاحب کے جوابات مین ۲ الصلوٰۃ الصلوٰۃ کا قول جناب عثمان سے اور رسم اہل مدینہ سے تعجب انگیز ہے۔ کیونکہ بلا ثبوت ہے اور مولوی غلام حسین صاحب کا استدلال بہی عجیب ہے کہ اگر ایسی بلا مرجح ممنوع ہے توکسی فرض کے پہلے سنن ونوافل کا پڑہنا جایز ہو۔

۲ - مولوی غلام حسین صاحب حقیر ہین۔ ایسا ہی ۳ مین مولوی غلام حسین صاحب حقیر ہین اسیطرح ۴ و ۵ کا حال ہے جو ہڑے بنجاب مین قسم قسم کے ہین ہندو جہان بکثرت ہین اور زور پر ہین جو ہڑے ہندو ہین نام ہین رسومات مین اور جہان مسلمان ہین وہان رسومات اہل اسلام کے ساتہ ملتے ہین مگر جو لوگ ادمنین سے حرام کہانا مردار کہانا جایز سمجہتے ہین وہ صریح قرانی نص کے منکر ہین پہر اپنے آپ کو گنہگار نہین جانتے تو مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں ہان شوہر مسلمان ہوجاوے یا بی بی مسلمان - تو یہ امر حکومت کے متعلق ہے نہ ہمارے ہمارے متعلق نہین - والسلام

نورالدین ۲ - ستمبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بحضور فیض گنجور مسیح موعود مہدی مسعود امام آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام - دام ظلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘ -

گذارش ہے کہ زید کا بوجہ دوسری شادی کرنے کے مسماۃ اندان زوجہ خود کے ساتہہ تنازعہ رہا کرتا تہا زید کے برادران ومسماۃ اندان کے رشتہ داران کے رفع فساد کے لئے زید کو مجبور کیا کہ زوجہ خود یعنے مسماۃ اندان کو طلاق دیدے - چنانچہ نامبردہ نے طلاقنامہ تحریر کردیا جسکی نقل حضور والا کی خدمت مین پیش ہے بعد طلاق دینے مسمی زید اپنی والدہ اور اپنے برادران وغیرہ سے بہت دفعہ یہی کہتا رہا کہ مجکو تنگ کیا گیا جو طلاق دیدیا گیا اب زید کی زوجہ کا انتقال ہوچکا اسلئے زید چاہتا ہے کہ مین اپنی زوجہ مسماۃ اندان کو پہر اپنے گہر آباد کرلون - طلاق سے بعد آجتک جسکو عرصہ چار سال دس ماہ گیارہ یوم کا ہوا زید نے اپنی عورۃ مطلقہ کے ساتہہ کچہہ تعلق نہین رکہا - اب حضور کی خدمت مین یہ معاملہ پیش کرکے التماس ہے کہ ایسی حالت مین کیا زید اپنی عورۃ مسماۃ اندان کو اپنے گہر مین آباد کرسکتا ہے زید کا دلی منشاء طلاق دینے کا نہین تہا رفع فساد کے لئے اوسکے برادران نے اسکو مجبور کیا تہا زید کے برادران وہمشیرگان اس امر کے گواہ ہین کہ واقعی زید نے برادران کے مجبور کرنے سے ہی طلاق دیا تہا - مسماۃ اندان بہی اپنے خاوند زید کے گہر جانے مین رضامند ہے اصل سوال معہ جواب نیازمند کے پاس ارسال فرماوین۔

الراقم عبدالغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ سکرٹری انجمن احمدیہ قصبہ سنور

منکہ زید ابن بکر ساکن افضل نگر کا ہون چونکہ مسماۃ اندان بنت عمر سکنہ افضل نگر زوجہ ام نے خواہش کی کہ مجکو طلاق دے چنانچہ حسب خواہش اوسکے مینے مہر اوسکا مبلغ ۲۵ روپیہ دیکر طلاق حسب طریق شرعی دیدیا اب اوسکی کا حق ودعوٰے مجہپر کچہہ نہین اور نہ اوسپر کچہہ ہے زیور وپارچات ہر قسم مینے اوس کے لے لئے ہوئے ہین ایک حبہ باقی نہین رہا اوس نے مجہہ سے مہر شرعی ۲۵ لیلیا رسید لکہدی لہذا چند کلمہ بطریق طلاقنامہ کے لکہدئے کہ سند ہون اور وقت حاجت کام آوین - المرقوم ۲۵ رمارچ ۱۹۰۵ء

گواہ شد   العبد   گواہ شد
زید

الجواب - آجکل کچہہ پوشیدہ اعتراض کے لئے اکثر مسائل علماء کے پاس بہیجے جاتے ہین اصل نہ معلوم کیا ہوتا ہے بظاہر جو کچہہ معلوم ہوتا ہے اس کے مطابق حضرۃ صلعم کے زمانہ کا ایک واقعہ لکہتا ہون - نسائی کی کتاب الطلاق مین ہے اخبر رسول اللہ صلعم من رجل طلق امرأتہ ثلاث تطلیقات جمیعاً فقام غضبان ثم قال ایلعب بکتاب اللہ وانا بین اظہرکم حتے قام رجل وقال یا رسول اللہ الا اقتلہ اور ذیل کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاق یکبارگی دیدے تو شرع مین ایک ہی طلاق شمار ہوتی ہے اوسکے متعلق صفائی سے اسی کتاب کے مین لکہا ہے ان الثلاث کانت علے عہد رسول اللہ والی بکر وصدر من خلافۃ عمرؓ ترد الی الواحد۔

نورالدین ۲ - ستمبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا حکم فرماتے ہین علماء دین مسئلہ سماع موتے مین جب انسان فوت ہوجاوے تو مردہ سنتا ہے یا نہین یا قبرون مین جاکر سلام علیکم کہا جاتا ہے وہ اوس کا جواب سنکر دیتے ہین یا نہین اس مسئلہ مین جو صحیح مسئلہ ہے قرآن وحدیث سے مرقوم فرماکر مرحمت فرماوین۔

السائل محمد ولایت شاہ عفی عنہ از مقام راہون ضلع جالندر تحصیل نوان شہر۔

الجواب:- نسائی مطبوعہ مطبع مصری جلد اول باب ازواج المومنین صفحہ ۲۹۳ کی شرح مین امام جلال سیوطی نے ایک لمبی بحث اسکے متعلق لکہی ہے اسمین لکہا ہے قال النبی من صلی عند قبری سمعتہ ومن صلے علی غائبا بلغتہ اور اسیکے باب التسہیل فی غیر السبتیۃ مین ہے قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ تولی عنہ صحابہ انہ لیسمع قرع نعالیہم صفحہ ۲۸۸ اور اسی مضمون کو شرح بلوغ المرام سبل السلام جلد اول صفحہ ۲۰۲ مین مفصل لکہا ہے اور سبل السلام جلد اول صفحہ ۲۰۲ مین ہے کہ جب کوئی قبرستان مین سے گذرتا ہے اور وہ سلام کہتا ہے تو وہ اوس کے سلام کو سنتے ہین اور اون کو دعاؤن سے نفع بہی ہوتا ہے جسکو سبل السلام کے صفحہ ۲۰۶ و صفحہ ۲۰۲ مین مفصل بیان کیا ہے واقرؤا علے موتاکم یٰسین کا ارشاد بہی کیا ہے جسکی تفصیل انہین مضمون مین لکہی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اونکو ایکقسم کا ادراک اور سماع ہے مگر قبور پر بیٹہکر قرآن کریم پڑہنا شریعت مین ثابت نہین - نبی کریم تمام صحابہ کرام کو احب الناس تہے مگر آپ کی قبر پر کسی صحابہ کا قرآن کریم بیٹہکر پڑہنا ثابت نہین ہوتا بلکہ نسائی جلد اول صفحہ ۲۸۷ مین ہے - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علے جمرۃ حتے تحرق خیر لہ من ان یجلس علے قبر سے ایکقسم کی نہی مطلق کا استنباط ہوتا ہے۔

نورالدین ۲ - ستمبر ۱۹۰۵ء

خواب سے جاگو - آنکہین کہولو

اور دیکہو کہ مندرجہ ذیل گہڑیان کس قدر سستے دامون ہم فروخت کررہے ہین - اب ہی اگر آپ نے گہڑیان نہ خریدین - تو پہر کب خریدوگے - صاحبان جلدی کرین اور گہڑیان خریدلین ورنہ پہر ایسا بہترین موقعہ نہ ملے گا۔

اصلی راسکوپ سسٹم واچ گارنٹی چہہ سال قیمت تین روپیہ علاوہ محصول

اگر یہ گہڑی عرصہ گارنٹی مین بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رک جاویگی توہم بلا اجرت درست کردینگے اس سے زیادہ اسکی پختہ وپائیدار ہونیکا کیا ثبوت ہوسکتا ہے منگاکر ملاحظہ کیجیے قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصول بکس شیشہ سبز رنگ ہمراہ گہڑی

نکل سلور کی رسٹ واچ گارنٹی تین سال قیمت چار روپیہ علاوہ محصول

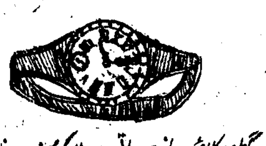

یہہ گہڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے اسکے پرزے نہایت ہی پختہ اور پائیدار ہین کہلے منہ کی کیلس گہڑی ہے جیب مین بہی لگ سکتی ہے - ہر صورت مین بگڑتی نہین قیمت چار روپیہ علاوہ محصول۔

ترکی ٹوپی یا کلاہ ترکی

ہر ایک رنگ وہر ناپ کی موجود ہین - خاص استنبول سے تیار کراکر منگائی گئی ہین - اگر منگواکر بہی ناپسند ہون - تو بیشک واپس کردی - درخواست کیوقت سر کا ناپ ضرور لکہین ہر ٹوپی کے ہمراہ پہندنا مفت دیا جاویگا - قیمت درجہ اول تین روپیہ - درجہ دوم ۲ درجہ سوم ۱۲ درجہ چہارم ۱

ملنے کا پتہ } **منیجر حمید آ ٹریڈنگ کمپنی شہر لاہور**